السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے علاوہ کسی شخص کو قطعی طور پر شہید کہنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص بھی اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت سے لڑا تو وہ شہید ہے۔ لیکن کسی شخص کے جہاد وقتال میں اس کی نیت کیا تھی، اس بارے قطعی طور پر یا تو وہ شخص جانتا ہے یا اس کا رب سبحانہ وتعالی۔ ہم ظن غالب کے طور پر قرائن کی روشنی میں اس کی نیت کے بارے حسن ظن یا سوء ظن رکھ سکتے ہیں لیکن یہ ظن غالب ہوگا نہ کہ قطعی علم۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

ان کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد جوان کی نیتوں کو جانتا ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ :

ایک شخص بہادی اور شجاعت کے لیے لڑائی کرتا ہے، اور ایک شخص حمیت کے لیے اور ایک ریاء ودکھلاوے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے فی سبیل اللہ کون ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اللہ تعالی کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑائی کی وہ فی سبیل اللہ ہے"

صحیح بخاری (40/1) صحیح مسلم (151/3)۔

اور اس بنا پر شہید اسے شمار کیا جائے گا جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لڑتا ہوا قتل ہوا ہو۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23/12)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی